نقش آغاز

حافظ راشدالحق سمیع حقانی

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

سیرت نبیؐ اور موجودہ حالات کے تقاضے

ربیع الاول کا یہ مقدس مہینہ حضرت رسالت مآب ختمی مرتبت سرور کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں آپؐ کی سیرت طیبہ اور حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر مضامین ومقالات، تقریریں اور تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ اور اس میں آپؐ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور سیرت طیبہ کے متفرق زاویوں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخشاں زندگی کے جس پہلو پر بھی نگاہ ڈالیں تو آپؐ کی سیرت کا ہر زاویہ تابناک اور جاوداں نظر آئیگا۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق ومستی میں وہی اول وہی آخر وہی فرقاں وہی قرآں وہی یٰسین ہی طٰہٰ

خصوصاً آپکی تعلیمات یعنی احادیث نبویہؐ جس میں جتنا غور وخوض کیا جائے تو اس میں ہر زمانہ ہر دور اور ہر قسم کے حالات کے مطابق واضح احکامات موجود پائیں گے۔کیونکہ آپؐ کا ہر ہر عمل اور قول وحی الٰہیٰ کے مطابق ہے۔ "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" آپؐ اللہ کے آخری رسولؐ اور پیغمبرؐ ہیں۔ آپؐ کا پیغام ابدی اور قیامت تک انسانیت کی فلاح وبہبود کیلئے نوید جانفزا ہے۔جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: "وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیراً"

موجودہ حالات کے تناظر میں آج جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں اور اپنے اسلاف کے کارہائے نمایاں کو دیکھتے ہیں تو یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ ان کی کامیابیوں وکامرانیوں اور عظمتوں کا راز اللہ کی اطاعت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوہ حسنہ اور سیرت مطہرہ پر عمل پیرا ہونے میں تھا۔ ایسے ہی لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے فتوحات وانعامات کے دروازے کھول دیئے تھے۔

امت مرحوم کا جبتک تھا قرآں پر عمل ان کی عظمت ساری دنیا میں رہی ضرب المثل
چھوڑ کر قرآن کو مسلم حق سے بیگانہ ہوا دین کو رسوا کیا اور آپ بھی رسوا ہوا

" ومن یطع اللّٰہ والرسول فاؤلیک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین و حسن اؤلیک رفیقاً " (الآیہ)

ترجمہ :۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کا کہا مان لے گا تو وہ لوگ ایسے افراد کے ساتھ ہونگے جن پر خدا نے انعام فرمایا یعنی انبیاءؑ ، صدیقین ، شہداء اور صالحین اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔

لیکن آجکل عالم اسلام نے قرآن کی دعوت حضور پاکؐ کی سیرت طیبہ اور اسوہ حسنہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اسی وجہ سے آج تمام عالم اسلام میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہے۔ نفاق ، تفرقہ بازی اور فروعی اختلافات میں امت مسلمہ کے اخوان باہم مشت وگریباں ہیں۔ آج عالمی استعمار اور امریکہ ہمیں اپنے مفادات کیلئے تقسیم در تقسیم کے فارمولے پر کامیابی سے عمل پیرا ہے۔ اور ہم نے قرآن کا دستور حیات اور حضوراکرمؐ کی تعلیمات کو زینت طاق نسیاں کردیا ہے۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ ہم خود بھی آپؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے۔ اور تمام دنیا کو بھی آپ کا آفاقی پیغام پہنچاتے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کی جتنی خدمات ہوسکتی تھیں وہ آپؐ کے جانثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اگلے وقتوں کے لوگوں کے حصے میں آئیں اور ہم صرف اور صرف سیرت کانفرنسز اور "میلاد شریف" کیلئے رہ گئے۔ یہ کانفرنسیں اور جلسے تو بہت زمانے سے منعقد ہوتی آئیں ہیں لیکن ان کا آج تک خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم صرف نعرہ بازی اور دودھ کے دیوانے نہ بنیں بلکہ حکم خداوندی " واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا " کا مظاہرہ کرتے ہوئے یک جان ودوقالب بن کر امت کا بکھرا ہوا شیرازہ ازسرنو ایک وحدت کے سلک میں پرو دیں فروعی اختلافات کو بھلاکر ملک وملت عالم اسلام کی خدمت کیلئے متفقہ طور پر کمر بستہ ہوجائیں۔ اور عالم کفر امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے سامنے امت مسلمہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ان کا مقابلہ کرے۔ اور آنے والے وقت خصوصاً اکیسویں صدی کو اسلام کی تبلیغ ، قرآن کی دعوت اور حضور پاکؐ کی اسوہ حسنہ کی اشاعت کا ذریعہ بنادیں۔ اورہم عالم کفر کے سامنے اسلام اور حضورؐ کی تعلیمات کو ایک عالمگیر صورت میں پیش کریں۔ کوشش کی جائے کہ کہیں بھی اس دعوت حقہ پر فروعی اختلافات کا سایہ تک بھی نہ پڑے۔ تب ہی ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں فلسطین ، مقبوضہ قبلہ اول ، کشمیر ، بوسنیا اور دیگر عالم اسلام کے علاقے کفار کے تسلط سے آزاد ہوجائینگے۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ مقدس مہینہ عالم اسلام کی شیرازہ بندی کیلئے نوید ثابت ہو تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پہ حقیقی عمل کا " عملی " مظاہرہ سامنے آجائے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لیکر تابہ خاک کاشغر